

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہاں ہم جب اپنے دوستوں سے کہتے ہیں کہ علم غیب اللہ کا خاصہ ہے کوئی رسول یا فرشتہ غیب نہیں جانتا تو ہو سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے تھے اور جو قرآن مجید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا ہے وہ بھی تو غیب ہی ہے اور اس قسم کے دلائل جیتے ہیں۔ ایک دلیل وہ قرآن مجید کی اس آیت سے جیتے ہیں۔

(عَلَّمَ الْغَيْبَ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ (الحج ۲۶-۲۷)

”وہ غیب جانتے والا ہے پس اپنے غیب کی کسی کو اطلاع نہیں دیتا مگر جس رسول کو (اطلاع) دینا پسند کرے۔“

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا تھا، اس لئے وہ غیب جانتے تھے۔ آپ اس دلیل کا کیا جواب دیتے ہیں کیا اس آیت کریمہ سے استدلال کرتے ہوئے یہ کہنا جائز ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے تھے۔ براہ کرم اس سوال کا جواب ارشاد فرمائیے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

: علم غیب اللہ کا خاصہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

(قُلْ لَا يُعَلِّمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ (النمل ۲۷-۲۸)

”اے پیغمبر! (کہ) فرمائیے کہ اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی غیب نہیں جانتا۔“

اور فرمایا:

(قُلْ لَا تَأْتِيكُمُ النَّفْسُ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ كُنْتُمْ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَفْتَحْتُمْ مِنَ النَّفْرِ وَمَا مَسْنِي السُّؤْمِيُّ (الاعراف ۱۸۸)

”اے پیغمبر! (کہ) وحی میں اپنی جان (ذات) کے لئے کسی کو نفع یا نقصان کا مالک نہیں ہوں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت سی بھلائی جمع کر لیتا اور مجھے کوئی برائی (تکلیف) رنج نہماری وغیرہ) نہ پہنچتی۔“

لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں مثلاً فرشتوں، نبیوں اور رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے جتنا چاہتا ہے غیب پر مطلع کر دیتا ہے۔

: کیونکہ اس نے فرمایا ہے

(عَلَّمَ الْغَيْبَ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ يَتْلُوكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمَنْ خَلْفَهُ رَحْمَةً (الحج ۲۶-۲۷)

”وہ غیب جانتے والا ہے، پس وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا، مگر جس رسول کو (کچھ بتانا) پسند کرے تو اس (تک پہننے والے پیغام) کے آگے پیچھے نگران روانہ کرتا ہے۔“

رسول کو حاصل ہونے والے اس علم میں وہ وحی بھی شامل ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی اور قرآن بھی اس وحی کا حصہ ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا سابقہ انبیاء و رسل علیہ السلام سے بھی یہی معاملہ رہا ہے۔ لیکن ان کا علم ذاتی نہیں ہوتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں خبر دیتا ہے۔ ان نصوص سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر غیب کا علم دے دیا ہے۔ بلکہ ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس قدر اللہ نے چاہا اس قدر غیبی معلومات انہیں بتا دیں۔

وَاللَّهُ الشَّهِيدُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَىٰ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

(الجبینۃ الدائمۃ - رکن : عبد اللہ بن قعود، عبد اللہ بن عدیان، نائب صدر : عبد الرزاق عقیفی، صدر عبد العزیز بن باز فتویٰ ۴۲۳۳)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 120

محدث فتویٰ

